سنہ ۱۳۰۹

مقصد دوم عبرۃ لاولی الالباب

[illegible] کہ درین زمانہ [illegible] القرآن و
[illegible] [illegible]

سوانح عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری نظر ثانی و تصحیح
جناب مولوی امجد علی صاحب [illegible] دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

آئی کہ ایک تنکا بھی اپنے ساتھ لیجا نہیں پائے یہانتک کہ انکے پاؤن کے جوتے بھی وہین چھوٹ گئے مجاہدین نے ضرب توپ اور شاہین اور
اونٹ اور ہاتھی اور گھوڑے اور خیمے وغیرہ سامان حرب و ضرب لے لیا باقی لاکھون روپیہ کا مال تنکے ٹٹیرے لوٹ کر لیگئے جب سید صاحب
کو اس فتح کی خبر پہنچی سجدۂ شکر باری تعالی بجا لائے اور مظفر و منصور سب لشکر لیکے پنجتار اپنے دار الرشید کو لوٹ آئے جس جس گاؤن میں پہنچے
گاؤن کی عورتون نے مبارکباد کی دف بجا کر سید صاحب سے انعام لیا۔ اس جنگ مین خود یار محمد خان ایسا
سخت زخمی ہوا تھا کہ پشاور کو بھاگتا ہوا اثنا مین موضع ہریان اور دودھیر کے بڑی ذلت اور خواری کے
ساتھ مر گیا اور قریب تین سو درانی مع بہت سے نامی سردارون کے مارے گئے سید صاحب نے پنجتار مین
پہنچکر سیاست ملکی اور مجاہدین کو جمع کرکے لوٹ کی برائیان سنائین اور فرمایا کہ عین معرکۂ جنگ مین
لوٹ کھسوٹ کرنے سے انتظام جنگ خراب ہو جاتا ہے اور لٹیرون کے اعمال صالح حبط ہو جاتے ہین
اور مال غنیمت کا چور دن قیامت کے اس چوری کے مال کو لیکر دوزخ مین داخل ہوگا۔ اس وعظ کی تاثیر
سے ڈیڑھ سو گھوڑے اور بہت سے ڈیرے اور خیمے اور ظروف وغیرہ لٹیرون نے واپس کرکے سید صاحب
کے حضور مین حاضر کر دیئے کہ وہ سب مال بعد نکالنے خمس نذر اللہ کے حسب قاعدۂ شریعت سوار کو دو حصے اور
پیادہ کو ایک حصہ کرکے تقسیم ہو گیا۔ ادھر مولوی مظہر علی صاحب نے امیر خان برادر خادے خان اور دوسرے
منافقون کے قلعون پر حملہ کرکے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا تھا وہ بھی اسی قاعدے پر تقسیم ہو گیا۔
اس جنگ زیدہ مین مجاہدین کی طرف سے صرف چار آدمی درجۂ شہادت کو پہنچے اور سات آدمی زخمی ہوئے
تھے۔ اس واقعہ کے بعد بہت سے منافق مثل امیر خان خٹک وغیرہ غضب الٰہی مین گرفتار ہو کر فنا ہو گئے جس سے
معلوم ہوا کہ منافقون کی ہلاکت اور تباہی کا یہ سال تھا +

سلطان محمد خان برادر یار محمد خان مغضوب نے اس واقعہ کے بعد اسپ موسوم لیلی و مروارید جسکو مدت
سے مہاراجہ رنجیت سنگھ طلب کر رہا تھا اور یہ سردار انکے دینے سے انکار کرتا تھا اب سید صاحب سے
خائف ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو نذر کرکے طالب اعانت ہوا +

بعد جنگ زیدہ کے تمام ساکنین پشاور و اطراف پشاور نے متفق ہو کر سید صاحب کو پشاور مین
طلب کیا۔ اسوقت پشاور کا یہ حال تھا کہ اگر سید صاحب وہان تشریف لیجاتے تو بے روک ٹوک
اس شہر پر اپکا قبضہ ہو جاتا مگر سید صاحب کو منظور نہین تھا کہ بلا ارسال اعلان نامہ شرعی کے دھوکہ
بازی سے اس شہر پر قابض ہو جائین اسواسطے واقع ۹ ربیع الاول ۱۲۴۵ ہجری باتفاق سارے جملہ علماء و
رؤسا سے ایک اعلام نامہ شرعی بنام سلطان محمد خان حاکم پشاور اور اسکے نقول بنام ساکنان پشاور و
اطراف پشاور کے روانہ کی گئین۔ یہ اعلام نامہ بخط فارسی بہت طول طویل ہے جسکو مین یہان درج کرتا

نہیں جانتا مگر اسکا ایک فقرہ جو مجھکو بہت پسند ہے بعینہ نقل کرتا ہوں - یہ فقرہ صفحہ ۲۶۲ میں منظورۃ السعداء مؤلفہ مولوی
جعفر علی نقوی میں درج ہے سید صاحب لکھتے ہیں نہ باکسے از امراء و سلاطین منازعت داریم و نہ
باکسے از رؤسا و مومنین مخالفت - با کفار لیام مقابلہ داریم نہ با مدعیان اسلام - سرف یاد از مو ... ان
دیہان اقوام سکھ جو سر پر بہت لمبے بال رکھتے ہیں مراد ہے) جو ان مقابلہ ایم نہ با کلمہ گویان اسلام
جویان و نہ با سرکار انگریزی کہ او مسلمانان رعایائے خود را برائے ادائے فرائض مذہبی شان آزادی
بخشیدہ است +

بایام جنگ زیدہ میاں نظام الدین چشتی مع ہمراہیان خود بخیریت تمام سفارت بخارا سے واپس آگئے انہوں
نے بیان کیا کہ وہ نامہ مشمولہ ترغیب جہاد وغیرہ جو بنام شاہ بخارا ہمارے ساتھ تھا اپنی راہ میں پہنچے
شاہ کشور حاکم کاشغر اور حاکم فیض آباد و محمد مراد بیگ حاکم قندہار وغیرہ اور بہت رئیسوں کو بھی دکھلا
ارادہ اعانت جہاد میں کیا ہے چنانچہ ہر رئیس نے اس نوید پیام جہاد کو سنکر بہت خوشی ظاہر کی اور بوقت طلب
اپنی شرکت اور اعانت کا وعدہ کیا اور جب ہم بخارا میں پہنچے تو شاہ بخارا نے بھی اس نامہ فیض شمامہ کو
پڑھکر خوشی کے نقارے بجوائے اور نہایت اخلاق اور تعظیم و تکریم سے پیش آیا آخر کو شاہ بخارا کے امیروں
اور مشیروں نے براہ حسد شاہ موصوف کو ورغلا کر یہ دھوکا دیا کہ یہ سفیر در اصل مرسلہ نصاریٰ (انگریز)
کے ملک ہندوستان کے ہیں اور براہ دھوکہ بازی امیر المومنین سید صاحب اور جہاد کا نام لیکر یہاں کی خبر
اخبار لینے کو آئے ہیں انکو جلد رخصت کر دینا چاہیئے - تب شاہ بخارا نے ایک اسپ ترکی اور کچھ دینار اور
دو عمدہ یابو بطور ہدیہ دیکر مع جواب نامہ ان سفارت کو رخصت کر دیا +

ان ایام میں عبد الحمید خان رسالدار رامپوری جسکا ذکر خیر بمقام ٹونک اوپر ہو چکا ہے ہندوستان
سے پہنچا - سید صاحب نے بھی عبد الحمید خان مذکور کو ایک خلعت فاخرہ عنایت کر کے اپنے یہاں
رسالدار مقرر کر دیا - انہی دنوں میں حسب الطلب خان زمان خان رئیس کنکری کے کچھ سوار مع رسالدار
مذکور اور چند تاجر اور بیانے ساتھ لیکر سید صاحب موضع تربیلا پر جسپر سکھ قابض تھے بذات خود حملہ
کرنیکو تشریف لیگئے اور آسانی سے ایک ہی حملہ میں تربیلا پر قابض ہوگئے مگر اس قبضہ کے بعد ہری سنگھ
نلوہ ایک نامی جنرل فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ کا جو اسوقت پانچہزار فوج کے ساتھ علاقہ سکندرپور میں تعینات
تھا باستماع اس خبر کے اپنی کل فوج کے ساتھ تربیلا پر چڑھ آیا کچھ عرصہ تک تو غازیوں نے باوجود لشکر عظیم
کا بہت استقامت اور دلاوری سے مقابلہ کیا لیکن آخر کو تربیلا چھوڑنا پڑا تربیلا سے سید صاحب سید اکبر شاہ
کے ستھانہ میں مہمان ہوئے اور وہاں سے چلکر پائندہ خان رئیس تب اور عشرہ سے بھی حضرت